

2023

کہانیاں تبدیلی کی

ان صحافیوں کی کہانیاں جنہوں نے پراجیکٹ انسپائرنگ نیکیسٹ جنریشن آف اینڈیپینڈنٹ میڈیا ان پاکستان کے تحت ٹریننگ پروگرام میں شرکت کی اور صحافت کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بدلا

سرچ فار کامن گراؤنڈ



Developed and Designed at <https://maher.consuting>



فہرست مضامین

- 01** بلوچستان میں اصولی صحافت کے فروغ کیلئے اعجاز علی کی کوششیں
- 03** فخر الاسلام: ضلع ہنگو میں خواتین کے حقوق کا چمپینن صحافی
- 05** ٹریننگ پروگرام کی کامیاب تکمیل کے بعد فاروق حساس موضوعات پر پُراثر رپورٹنگ کر رہے ہیں
- 07** صنفی صحافت اور ماحولیاتی ایڈوکیسی: لاریب خواتین صحافت میں غیر روایتی موضوعات کا انتخاب کر رہی ہے
- 09** ماہ نور ان کہی کہانیوں کے ذریعے وزیرستان میں آزادی صحافت کیلئے کوشاں ہے۔
- 11** منظور احمد پاکستان میں میڈیا کی اگلی نسل کو اپنی ٹریننگ اور صحافت کے ذریعے متاثر کر رہے ہیں
- 13** محراب: لنڈی کوتل میں آزاد اور صنفی طور پر متوازن صحافت کا خواب دیکھنے والی نوجوان صحافی
- 15** سیما وزیر: مردانہ برتری والے معاشرے میں میدان صحافت میں اپنا نام پیدا کر رہی ہیں
- 17** صحافت کے زرعیے کمزور آوازوں کو توانا کرنے کا شاہ فیصل کا
- 19** سگرہ: صحافت میں مقصدیت کا خواب دیکھنے والی نوجوان طالبہ

اظہارِ تشکر

جیسا کہ ہم "پاکستان میں آزاد میڈیا کی اگلی نسل کو متاثر کرنے والے" پروجیکٹ (انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف اینڈیپیئنڈنٹ میڈیا ان پاکستان) کے اختتام کو پہنچ رہے ہیں، میں اس پراجیکٹ کی کامیابیوں کی کہانیاں پیش کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ یہ کہانیاں اس پراجیکٹ کے ذریعے ہونے والے گہرے اثرات پر دلالت کرتی ہیں۔ ماہر کنسلٹنگ میں ہمارا کردار ان نوجوان صحافیوں کے متاثر کن سفر کو کہانیوں کی صورت میں پیش کرنا تھا جنہوں نے تنازعات کے حوالے سے حساس علاقوں میں صحافت کے لیئے اپنی صلاحیتیں بہتر بنائیں ہیں اور پسماندہ آوازوں کے طاقتور وکیل کے طور پر ابھرے ہیں۔

میں ان تمام افراد اور اداروں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان کہانیوں کی تکمیل کو ممکن بنایا۔ سب سے پہلے، میں سرچ فار کامن گراؤنڈ پاکستان آفس سے جناب شاہد رحیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میں ماہر کنسلٹنگ اور کرغزستان میں ریجنل ٹیم اور مقامی پارٹنر اداروں کے درمیان رابطے میں سہولت فراہم کی۔ کامیابی کی ان کہانیوں کی تخلیق میں ان کا تعاون اہم رہا ہے۔

میں اس سارے عمل میں مسلسل رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے سرچ فار کامن گراؤنڈ ایشیا کی ریجنل پروگرام آفیسر محترمہ اینیس کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ ان کی مہارت اور عزم نے ان کامیابیوں کی کہانیوں کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں ایم آر ٹی سی کی طرف سے جناب عدنان محمود کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ان کہانیوں کے لیے صحافیوں کی شناخت اور انٹرویوز کو مربوط کرنے میں تعاون کیا۔

میں پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، اور کوئٹہ کے صحافیوں کو تہ دل سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے انٹرویو کے دوران بخوشی اپنے تجربات بیان کیئے۔ ان کی شراکت نے ان کہانیوں کو ترتیب دینے اور ان کے تجربات کو دنیا تک پہنچانے میں مدد دی۔

آخر میں، میں کہ ان کہانیوں کو کامیابی کے ساتھ تیار کرنے پر ماہر کنسلٹنگ میں اپنی ٹیم کی کوششوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تصاویر کے انتخاب کے بارے میں قیمتی مشورے اور ہمارے سافٹ ویئر کی ضروریات کے مطابق تصویر کے انتخاب کو یقینی بنانے میں ان کی تکنیکی مہارت کے لیے میں محمد عبداللہ کا تہ دل سے شکریہ گزار ہوں۔ میں محترمہ شمائلہ انجم کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اردو ترجمہ اور تمام اردو کہانیوں کو ٹائپ کرنے میں تعاون کیا۔ کچھ کہانیوں کے ابتدائی مسودے تیار کرنے میں ہمیں عیشہ عامر کا تعاون رہا۔

میں ان کہانیوں میں نوجوان صحافیوں کی لگن اور جذبے سے متاثر ہوا ہوں۔ ذمہ دارانہ اور مؤثر صحافت سے ان کی غیر متزلزل وابستگی اس پراجیکٹ کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کہانیاں دوسروں کے لیے حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنیں گی اور پاکستان میں میڈیا کو مزید جامع اور باخبر بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں گی۔

مخلص

عامر اعجاز

سی۔ای۔او

ماہر کنسلٹنگ

<https://maher.consulting>; maher@maher.consulting



تعارف

سرچ فار کامن گراؤنڈ امن کی حصول کے لیے کام کرنے والی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ 1982 سے ہم پرتشدد تنازعات کو ختم کرنے اور پوری دنیا میں صحت مند، محفوظ اور انصاف پسند معاشروں کی تعمیر کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس وقت ہم افریقہ، ایشیا، یورپ، مشرق وسطیٰ اور شمالی امریکہ کے 31 ممالک میں کام کرتے ہیں۔



مشن

ہمارا مشن دنیا کا تنازعات سے نمٹنے کے طریقے کو تبدیل کرنا ہے۔ لڑائی کے طریقوں سے ہٹ کر، تعاون پر مبنی حل کی طرف۔ پرتشدد تنازعات کو ختم کریں۔ یہ ہمارا مشن ہے - ہماری کال ٹو ایکشن۔



ہمارا ایمان

ہم سمجھتے ہیں کہ تصادم ناگزیر ہے لیکن تشدد ناگزیر نہیں ہے۔ تصادم انسانی تنوع کا فطری نتیجہ ہے۔ جب ہم تنازعات سے تصادم کے ذریعے نمٹتے ہیں، تو یہ دھڑے بندیوں اور تشدد کو جنم دیتا ہے۔ جب ہم تعاون کرتے ہیں تو تصادم مثبت تبدیلی کو متحرک کرتا ہے۔



وژن

ہمارا وژن ایک ایسی دنیا کا ہے جہاں: اختلافات تشدد کو تیز کرنے کے بجائے سماجی ترقی کو تحریک دیتے ہیں۔ جہاں افراد، برادریوں، تنظیموں اور قوموں کے درمیان مخالفانہ آراء کا احترام اور ان کے درمیان تعاون کو معمول سمجھا جاتا ہے۔

سرچ فار کامن گراؤنڈ

بلوچستان میں اصولی صحافت کے فروغ کیلئے اعجاز علی کی کوششیں

میں اس بات کو یقینی بناتا ہوں کہ میرا تحفظ اور میری رپورٹنگ دونوں ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔ اسی لئے میں مشکل حالات میں رپورٹنگ کرتے ہوئے تمام حفاظتی تدابیر کی سختی سے پابندی کرتا ہوں۔

— اعجاز علی کوئٹہ —

بطور صحافی ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم مستند بیانیے کو سامنے لائیں اور پسماندہ لوگوں کی آواز کو اہمیت دیں۔ ایسا کرنا افہام و تفہیم، ہمدردی اور مثبت تبدیلی کو فروغ دے گا۔ اعجاز علی بلوچستان میں ذمہ دارانہ صحافت کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں۔ ان کے خیال میں حقیقی طاقت دیانتداری اور ہمدردی کے ساتھ رپورٹنگ میں مضمر ہے۔



اعجاز علی کا تعلق بلوچستان کی مظلوم ہزارہ برادری سے ہے۔ پراجیکٹ "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپینڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت ترتیب دیئے گئے ٹریننگ پروگرام کے ذریعے اعجاز علی نے تنازعات سے متاثر حساس علاقوں میں اخلاقی رپورٹنگ کی اہمیت کو سمجھا۔ اپنی نئی مہارتوں اور علم کے ساتھ اعجاز علی دستاویزی فلموں اور اپنی ویب سائٹ کے ذریعے ذمہ دارانہ صحافت اور کمزور آوازوں کو نمائندگی دیکر معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی کے خواہش مند ہیں۔

ہزارہ برادری کے ایک فرد کے طور پر اعجاز کو ہر روز ایک نئے قسم کے جبر کے سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان تجربات نے صحافت کی طاقت اور اہمیت کے بارے میں انہیں سوچنے کا ایک نیا انداز فراہم کیا ہے۔ اس سے قبل بھی وہ صحافیوں کیلئے کچھ ورکشاپس میں شرکت کر چکے ہیں لیکن یہ ٹریننگ پروگرام بالکل مختلف نوعیت کا تھا کیونکہ اس پروگرام نے بطور صحافی اعجاز کو عملی مہارتوں سے آراستہ کیا اور فروغ امن میں صحافت کے کردار کے بارے میں گہرا ادراک پیدا کیا۔

اس تربیتی پروگرام نے ویڈیو گرافی پر بھی بھرپور توجہ دی۔ ٹریننگ کے شرکاء نے فوٹو گرافی کا بنیادی علم سیکھا۔ اس میں مختلف زاویوں سے تصویریں لینا اور فوٹوگرافی کے دوران روشنی کی اہمیت پر بھی تفصیل سے بات ہوئی۔ اعجاز کیلئے یہ بہت اہم تھا کیونکہ اس نے دستاویزی فلموں کیلئے ان کے شوق کو جیسے چھولیا۔ اعجاز نے اپنے کیریئر کے اگلے چند برسوں میں دستاویزی فلموں میں مزید مہارت حاصل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اسی سبب اعجاز علی ڈیجیٹل میڈیا ٹریننگ ماڈیول کو اپنے لئے بہت اہم سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے دستاویزی فلموں کے متعلق انکی مستقبل کی مہارت کیلئے ایک مضبوط بنیاد قائم ہو گئی ہے۔

لیکن ٹریننگ کا سب سے گہرا اثر اعجاز علی میں صحافتی اخلاقیات اور ذمہ دارانہ صحافت کا شدید احساس اجاگر کرنا تھا۔ تربیتی ماڈیولز "امن اور صحافت" اور "تنازعات سے متعلق حساس صحافت" کے ذریعے انہوں نے جھوٹی خبروں کی رپورٹنگ کے نقصان دہ اثرات اور رپورٹنگ سے قبل معلومات کی متعدد ذرائع سے تصدیق کے بارے میں سیکھا۔ انہی صحافتی اقدار کے زیر اثر اعجاز علی نے ٹریننگ کے فوراً بعد اپنی ویب سائٹ کا آغاز کیا۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے ان کا مقصد مستند اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ کو فروغ دینا ہے تا کہ قیام امن اور علاقائی تنازعات کو حل کرنے میں مدد ملے۔

تربیتی پروگرام میں خواتین اور دیگر کمزور طبقات کی ذمہ دارانہ طریقے سے نمائندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ اعجاز علی نے تسلیم کیا کہ "کمزور طبقات کے مسائل کو مثبت طریقے سے پیش کرنے سے معاشرے میں ان کی قدر و منزلت میں اضافہ ہو گا۔" مزید برآں ٹریننگ کے دوران صحافیوں کے تحفظ اور سلامتی کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اعجاز علی حساس علاقوں میں صحافیوں کی حفاظت، جانی نقصان سے بچنے اور ذمہ دارانہ صحافت کے تسلسل کو یقینی بنانے کیلئے حفاظتی پروٹوکول اور طریقوں کو نافذ کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ "میں اس بات کو یقینی بناتا ہوں کہ میرا تحفظ اور میری رپورٹنگ دونوں ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔ اسی لئے میں مشکل حالات میں رپورٹنگ کرتے ہوئے تمام حفاظتی تدابیر کی سختی سے پابندی کرتا ہوں۔"

اعجاز علی نے اگلے پانچ برسوں میں ترقی کا ایک شاندار منصوبہ تیار کیا ہے۔ ذمہ دارانہ صحافت کو فروغ دینے کیلئے وہ اپنے دستاویزی فلموں کے کام کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ انکی دستاویزی فلمیں سماجی مسائل پر روشنی ڈالیں گی اور طویل عرصے سے خاموش آوازوں کو زبان دیں گی۔ اعجاز کا مقصد فلمسازوں اور سول سوسائٹی کے تنظیموں کے ساتھ مل کر ایک ایسا زبردست بصری بیانیہ تخلیق کرنا ہے جو دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرے اور معاشرتی تبدیلی کو متاثر کرے۔

اپنی ویب سائٹ کے ساتھ وہ ایک مضبوط آن لائن کمیونٹی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں با معنی مکالمے اور قیام امن کی کوششوں کو فروغ ملے۔ ذمہ دارانہ رپورٹنگ کیلئے اپنے غیر متزلزل عزم کے ذریعے اعجاز علی ایک ایسے مستقبل کا تصور رکھتے ہیں جہاں صحافت متنوع اور باخبر معاشرے کی تشکیل کرے اور مثبت تبدیلی کو تحریک دے۔



فخر الاسلام: ضلع ہنگو میں خواتین کے حقوق کا چمپین صحافی

ٹریننگ پروگرام نے میرے نقطہ نظر کو تبدیل کر دیا ہے۔ مجھے گہرائی میں جانے، درست معلومات اکٹھا کرنے اور بہتر تحقیق شدہ کہانی پیش کرنے کیلئے ضروری مہارتوں سے آراستہ کیا ہے۔ میں اپنے کام میں مزید بہتری لانے اور اسے قابلِ اعتماد بنانے کیلئے پُر عزم ہوں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ میری خبر میرے معاشرے پر براہِ راست اثر "انداز ہوتی ہے۔"

— فخر الاسلام ہنگو —

فخر خیبر پختونخواہ کے حساس ضلع ہنگو سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان صحافی ہیں۔ وہ ماضی میں صحافیوں کے کئی تربیتی پروگراموں میں شرکت کر چکے ہیں۔ ان میں زیادہ تر پروگرام صحافیوں کی سلامتی اور تحفظ کے بارے میں تھے۔ تاہم یہ پہلا موقع تھا کہ پراجیکٹ "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپینڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت استعدادکاری کا ایک جامع پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد حساس اضلاع میں نوجوان صحافیوں کی وسائل تک رسائی میں اضافہ اور حساس معاملات پر رپورٹنگ کے لئے ان کی استعداد کاری کرنا ہے۔ دس روزہ تربیتی پروگرام میں پانچ ماڈیولز پیش کئے گئے ان میں تنازعات سے متعلق حساس صحافت، امن کیلئے صحافت، صنف اور صحافت، ڈیجیٹل صحافت اور صحافیوں کی حفاظت اور تحفظ شامل تھا۔ "اس جامع پروگرام نے مجھے تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں ذمہ دارانہ رپورٹنگ کیلئے ضروری مہارتوں اور علم سے آراستہ کیا۔"



تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں حساس موضوعات پر رپورٹنگ کی ٹریننگ فخر کیلئے خاص طور پر بہت اہم تھی۔ انہوں نے تنازعات کو مزید ہوا دینے بغیر پیشہ وارانہ طریقے سے تحقیقی اور حقائق پر مبنی غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کرنا سیکھا۔ اسی ٹریننگ کے بعد فخر نے تنازعات کا حساس انداز میں احاطہ کرنا شروع کیا۔ انہوں نے جھوٹی خبروں اور پراپیگنڈے کی پڑتال کرنا سیکھا۔ ان کے انٹرویولینے کے طریقہ کار میں گہرائی آئی اور ان کی رپورٹنگ زیادہ متوازن ہو گئی۔ نتیجاً ان کی رپورٹنگ بنیادی مسائل کے بہتر حل اور معاشرے میں فروغ امن میں حصہ ڈالنے لگی۔ تربیتی پروگرام نے انہیں صنفی مسائل پر رپورٹنگ کے طریقہ کار کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ اس سے خواتین کے حقوق کے بارے میں ان کی سوچ میں تبدیلی آئی۔ اس سے قبل فخر خواتین کے جائیداد کے حقوق کی کھل کر حمایت نہیں کرتے تھے لیکن تربیت کے بعد وہ نہ صرف اس کے قائل ہو گئے بلکہ میڈیا میں اس کی وکالت بھی کرنے لگے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جرگہ کے نظام میں خواتین کی عدم نمائندگی پر بھی توجہ دی جو کہ ان کے ضلع میں ایک حساس موضوع تھا۔ اپنی رپورٹنگ کے ذریعے فخر نے آہستہ آہستہ ضم شدہ اضلاع کو ریاست کے قانون کے دائرے میں لانے اور عدل کے فروغ کیلئے ایک مہم کا آغاز کیا۔

ڈیجیٹل جرنلزم کی وجہ سے صحافت میں بہت تیزی سے بدلاؤ آیا ہے۔ ڈیجیٹل جرنلزم کے ماڈیول نے فخر کو صحافت کی بدلتی ہوئی جہتوں کے بارے میں جاننے کے قابل بنایا۔ فخر نے سوشل میڈیا پر پُر اثر حکمتِ عملی اپنانے اور ویب سائٹ پر خبروں کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کے گُر سیکھے۔ "میں ڈیجیٹل میڈیا کے اس مسابقتی دور میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ اس ٹریننگ نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں تمام ضروری مہارتیں سیکھ سکوں اور انہیں اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکوں۔"

ٹریننگ پروگرام کے علاوہ فخر نے ایک ماہ کے عرصے پر محیط فیلوشپ پروگرام سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ تنازعات سے متعلق حساس رپورٹنگ کا تجربہ رکھنے والے ایک ممتاز صحافی نے اس دوران فخر کی رہنمائی کی اور خبروں کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کی۔ اس رہنمائی نے فخر کو بہتر طریقے سے رپورٹنگ کرنے، خیالات کو ترتیب دینے اور اقلیتی حقوق کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنے میں مدد دی۔ نتیجاً ٹریننگ ورکشاپ کے مکمل ہونے کے بعد موصول ہونے والی سٹارٹر کٹ کی مدد سے فخر نے اقلیتوں کے حقوق اور بین المذاہب ہم آہنگی پر کامیابی کے ساتھ ویڈیو رپورٹنگ کا آغاز کیا۔

ایک صحافی کے طور پر فخر کے تربیتی پروگرام کا اثر انکی شائع شدہ کہانیوں میں واضح ہے۔ اپنی حساس رپورٹنگ کے ذریعے فخر نے ہنگو میں اپنی کمیونٹی کو درپیش مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے کمزور طبقوں کی آواز کو توانا کیا اور خواتین کے جائیداد کے حقوق اور جرگہ سسٹم جیسے حساس موضوعات پر بات کی اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کی وکالت کی ہے۔ فخر کی رپورٹنگ نے نہ صرف عوامی آگاہی میں اضافہ کیا بلکہ ضلع میں امن، افہام و تفہیم اور سماجی ترقی کو بھی فروغ دیا۔ اس پراجیکٹ اور اس کے تحت ٹریننگ پروگرام نے فخر کو اپنے ضلع میں حساس صحافت کا چمپین بننے کیلئے ضروری صلاحیت اور وسائل فراہم کئے۔ بہتر مہارت اور ایک بدلے ہوئے نقطہ نظر کے ذریعے فخر نے معاشرے کو متاثر کیا ہے اور ایک زیادہ متنوع، باخبر اور پُر امن معاشرے میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

ٹریننگ پروگرام نے میرے نقطہ نظر کو تبدیل کر دیا ہے۔ مجھے گہرائی میں جانے، درست معلومات اکٹھا کرنے اور بہتر تحقیق شدہ کہانی پیش کرنے کیلئے ضروری مہارتوں سے آراستہ کیا ہے۔ میں اپنے کام میں مزید بہتری لانے اور اسے قابل اعتماد بنانے کیلئے پُر عزم ہوں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ میری خبر میرے معاشرے پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔"



ٹریننگ پروگرام کی کامیاب تکمیل کے بعد فاروق حساس موضوعات پر پُراثر رپورٹنگ کر رہے ہیں

اس ٹریننگ پروگرام کے ذریعے میں نے عملی مہارتوں میں تجربہ حاصل کیا جو کہ میرے صحافتی کیریئر کو آگے بڑھانے میں بہت مددگار ثابت ہو گا۔ اس ٹریننگ پروگرام نے تھیوری اور پریکٹیکل کے درمیان پُل کا کام کیا ہے اور "مجھے میڈیا کے بدلتے ہوئے منظر نامے کو سمجھنے اور اپنے کام کے ذریعے بامعنی اثر ڈالنے کے قابل بنایا ہے۔"

— محمد فاروق، جنوبی وزیرستان —

فاروق جنوبی وزیرستان کے سنگلاخ علاقے سے تعلق رکھنے والے صحافی ہیں۔ فاروق نے "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" پراجیکٹ کے تحت تربیتی پروگرام میں شمولیت اختیار کی جس نے ان کی صحافتی صلاحیتوں کو تقویت بخشی اور ان کی رپورٹنگ میں ثقافتی حساسیت کا گہرا احساس پیدا کیا۔ فاروق کے مطابق انہوں نے "تربیتی پروگرام کے ذریعے اپنی تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی میں ایک گمشدہ ربط تلاش کیا۔"

فاروق نے تسلیم کیا کہ ان کی میڈیا کی تعلیم نے صحافت کے اہم پہلوؤں کو نظر انداز کیا تھا۔ اس میں خاص طور پر عملی مہارتوں اور ثقافتی حساسیت کی اہمیت پر توجہ نہ دینا شامل ہے۔ تربیتی پروگرام نے اس اہم خلا کو پُر کیا۔ اس تربیتی پروگرام نے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنے معاشرے اور اس کی ثقافتی پیچیدگیوں پر رپورٹ کرنے کے لئے مہارت حاصل کرسکیں۔



فاروق نے ٹریننگ کے دوران "صحافت اور امن" اور "تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں صحافت" کے طریقہ کار پر عملی تربیت حاصل کی۔ یہ ٹریننگ ماڈیولز ان علاقوں سے براہ راست متعلقہ تھے جہاں وہ اپنی صحافتی ذمہ داریاں سر انجام دیتے ہیں۔ ٹریننگ کے دوران فاروق نے اپنی اور اپنے عملے کی حفاظت کا خیال رکھتے ہوئے حساس علاقوں میں رپورٹنگ کے گُر سیکھے۔ اس پروگرام نے انہیں ضروری حکمت عملی اور تکنیکوں سے لیس کیا تاکہ وہ افہام و تفہیم، رواداری اور امن کو فروغ دیتے ہوئے تنازعات کی حقیقتوں پر روشنی ڈالیں۔ "مجھے اب بھی وہ تمام نکات یاد ہیں جو ٹریننگ کے دوران بیان کیے گئے تھے اور میں نے وزیرستان اور ٹانک میں ہونے والے دہشت گرد حملوں پر اپنی حالیہ رپورٹنگ کے دوران ان کا مکمل اطلاق کیا ہے۔"

دوران ٹریننگ "صنف اور صحافت" کا ماڈیول فاروق کی رپورٹنگ کے لیے ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ "میں نے اپنی کمیونٹی کی ثقافتی حساسیت کا احترام کرتے ہوئے خواتین کے نقطہ نظر کو پیش کرنے کے بارے میں مہارت حاصل کی۔" ٹریننگ کے قبل لڑکیوں کے ایک اسکول کے متعلق رپورٹنگ کرتے ہوئے وہ ثقافتی حساسیت کا خیال نہ رکھ سکے اور خود کو مشکل میں ڈال لیا۔ لیکن اس تربیت کے دوران انہوں نے مشکل حالات میں ثقافتی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے رپورٹنگ کا طریقہ کار سیکھا۔ ان نئی معلومات کو حاصل کرنے کے بعد انہوں نے رپورٹنگ میں خواتین کی آوازوں کو شامل کرنے اور مقامی کمیونٹی میں افہام و تفہیم کو فروغ دینے کی کے لیے ایک حکمت عملی وضع کی۔

اپنی ٹریننگ کی بنیاد پر، فاروق نے ایک آگاہی مہم کی قیادت سنبھالی ہے جو صنف اور صحافت کو جوڑتی ہے۔ اپنی رپورٹنگ کے ذریعے وہ خواتین صحافیوں کے ان مسائل کو اجاگر کرتے ہیں جو مختلف سہولیات، مثلاً ایک بہتر انٹرنیٹ کنکشن کے نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اپنی ایسی ہوشیاریوں کے ذریعے وہ صحافت میں خواتین کو آگے لانے اور صنفی تفاوت کو ختم کرنے کیلئے پُر عزم ہیں۔

ٹریننگ پروگرام کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ تمام ٹرینرز ہمارے اپنے ہی علاقوں سے تھے ٹریننگ کے دوران انہیوں نے ہمیں انہیں مثالوں کے ذریعے سمجھایا جن سے ہمارا ہر روز واسطہ پڑتا ہے۔" اس طرح سے ٹرینرز اور شرکاء کے دوران ایک تعلق پیدا ہوا جس سے اس ٹریننگ کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ٹرینرز کے ذاتی تجربے سے شرکاء کو تحریک دینے میں بہت مدد ملی۔ تجربہ کار ٹرینرز سے رہنمائی کے باعث فاروق نے بطور صحافی اپنے کردار کا از سر نو جائزہ لیا اور انہیں صحافت میں ایک نئے مقصد کا اپنانے کی ترغیب ملی۔

اس ٹریننگ کے دوران فاروق نے ایسی مہارتیں حاصل کر لیں ہیں کہ وہ اپنے صحافتی مستقبل کو روایتی صحافت سے آگے دیکھتے ہیں۔ تربیتی پروگرام نے انہیں ضروری ڈیجیٹل مہارتوں سے لیس کیا جس نے انہیں ویلاگ کرنے اور اپنا ویب چینل قائم کرنے کی تحریک دی ہے۔ فاروق مستقبل میں ایک ایسا پلیٹ فارم بنانا چاہتے ہیں جہاں وہ اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کر سکیں اور میڈیا ہاؤس کی پابندیوں سے آزاد اپنا متنوع نقطہ نظر لوگوں کے سامنے رکھ سکیں۔ فاروق کی کہانی پراجیکٹ کے اس مقصد سے مطابقت رکھتی ہے جس کے تحت نوجوان صحافیوں کو ضروری وسائل فراہم کئے جائیں گے اور اس کی استعداد میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ حساس موضوعات پر بہتر رپورٹنگ کر سکیں۔

پاکستان میں میڈیا اور کمیونیکیشن کی تعلیم کے ساتھ ایک مسئلہ تھیوری پر غیر متناسب زور دینا ہے، جس سے اکثر عملی مہارتوں نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ سرچ فار کامن گراؤنڈ کے تحت اس ٹریننگ نے اس خلا کو پُر کیا ہے۔ اس ٹریننگ پروگرام کے ذریعے میں نے عملی مہارتوں میں تجربہ حاصل کیا جو کہ میرے صحافتی کیریئر کو آگے بڑھانے میں بہت مددگار ثابت ہو گا۔ اس ٹریننگ پروگرام نے تھیوری اور پریکٹیکل کے درمیان پُل کا کام کیا ہے اور مجھے میڈیا کے بدلنے ہوئے منظر نامے کو سمجھنے اور اپنے کام کے ذریعے بامعنی اثر ڈالنے کے قابل بنایا ہے۔"



صنفي صحافت اور ماحولياتي ايڏو کيسی: لاریب خواتین صحافت میں غیر روایتی موضوعات کا انتخاب کر رہی ہے

تربیتی پروگرام میرے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوا کیونکہ اس نے مجھے ویڈیو بنانے کے لیے ایک جامع ٹول کٹ سے لیس کیا۔ اس کٹ نے ویڈیو گرافی میں میرے لئے امکانات کی ایک نئی دنیا کھول دی اور دستاویزی فلم سازی میں اپنا کیریئر بنانے میں میری دلچسپی کو جنم دیا۔

— لاریب اطہر، پشاور —

لاریب میڈیا اسٹڈیز کی تازہ گریجویٹ اور ایک ابھرتی ہوئی صحافی ہیں۔ انہوں نے پراجیکٹ "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت ٹریننگ اور فیلوشپ پروگرام کے ذریعے سیکھنے اور ترقی کا ایک سفر شروع کیا ہے۔ وہ ایک معروف میڈیا ہاؤس کے ساتھ وابستہ ہیں لیکن اس کے ساتھ کچھ فری لانس کام بھی کرتی ہیں۔ انہوں نے صحافت کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بہتر کرنے اور اپنی استعداد کو بڑھانے کا عزم کر رکھا ہے۔

ٹریننگ اور فیلوشپ کے پروگرام کو مکمل کرنے کے بعد صحافت کے بارے میں لاریب کی سوچ میں کافی تبدیلی آئی ہے۔ ٹریننگ پروگرام میں صنفي شمولیت پر کافی زور دیا گیا تھا۔ اس سے متاثر ہو کر لاریب نے اپنے کیریئر کو کمزور طبقات کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے۔



خواتین کے حقوق کو موضوع بناتے ہوئے لاریب نے نے ووٹر رجسٹریشن میں صنفي فرق کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے جو کہ پدرانہ معاشرے میں ایک بڑا مسئلہ ہے۔ یہاں اکثر خواتین کا ووٹ رجسٹرڈ نہیں کرایا جاتا اور اگر ووٹ رجسٹرڈ ہو بھی جائے تو ووٹ ڈالنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اپنی ڈیجیٹل میڈیا ٹریننگ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، لاریب نے ووٹر رجسٹریشن میں خواتین کو درپیش رکاوٹوں کو بے نقاب کرنے کے لئے ایک رپورٹ تیار کی۔ اس رپورٹ کا مقصد خواتین کے جمہوری حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور جمہوری عمل میں صنفي مساوات کی وکالت کرنا تھا۔ مزید برآں، انہوں نے کام کی جگہوں (دفاتر وغیرہ) پر خواتین کو ہراساں کیے جانے کے مسئلے پر آواز اٹھائی اور اس سلسلے میں صوبہ خیبرپختونخواہ کے محکمہ صحت اور تعلیم میں خواتین ملازمین کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالی۔

اقلیتوں کے حقوق کی وکالت کرتے ہوئے لاریب نے خیبرپختونخواہ میں مسیحی برادری کے لیے تدفین کی جگہوں کی کمی اپنی صحافت کا موضوع بنایا۔ اپنی رپورٹ کے ذریعے، انہوں نے تدفین کے لئے مناسب جگہ کی تلاش میں حائل رکاوٹوں کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔ ان کی رپورٹ کا فوری اثر ہوا۔ مقامی انتظامیہ نے خبر کا نوٹس لیا اور مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

صنفي صحافت اور ماحولياتي انصاف كے ليے اپنے نئے جذبے كى تحت لاريب نے اپنے علاقے ميں شہد كى پيداوار ميں كمى كى وجہ جاننے كى كوشش كى۔ اپنى تحقيقاتى رپورٹ كے ذريعے انہوں نے شہري ترقى كے نقصان دہ اثرات بيان كئے اور شہد كى مكھيوں كى قدرتى ربائش گاہوں كو ختم كر كے وہاں بازاروں اور ہاؤسنگ كالونيوں كے تعمير كا تنقيدى جائزہ ليا۔ لاريب كى كہانى نے نہ صرف ماحولياتى اثرات كے بارے ميں بيدارى پيدا كى بلکہ شہد كے كاروبار كے جڑے صنفي پہلوؤں كى طرف بهى توجہ دلاى۔ انہوں نے شہد كى مكھيوں كے پالنے ميں خواتين كے اہم كردار اور پائيدار طريقوں كو اختيار كرتے ہوئے انہيں مزيد باختيار بنانے كى ضرورت پر زور ديا۔

پسماندہ طبقات كے مسائل كو اجاگر كرتے ہوئے لاريب نے گنے كى پيداوار اور چھوٹے كسانوں كے ساتھ ہونے والى بے انصافى كے بارے ميں لكھا۔ شوگر ملوں كے ساتھ معاملات طے كرنے ميں ناكامى كے بعد كسان اب گڑ بنانے والوں كو اپنا گنا بيچ رہے ہيں۔ چائلڈ ليبر كے مسئلے پر روشنى ڈالتے ہوئے لاريب نے بتايا کہ پاكستان كو 2025 تك پائيدار ترقى كا ہدف 8.7 پورا كرنے ميں مشكلات كا سامنا ہے۔ بدقسمتى سے كے پى ميں چائلڈ ليبر كى تعداد كم ہونے كى بجائے خطرناك رفتار سے بڑھ رہى ہے۔

تريبتى پروگرام ميرے ليے انتہائى فائدہ مند ثابت ہوا كيونکہ اس نے مجھے ويڈيو بنانے كے ليے ايک جامع ٹول كٹ سے ليس كيا۔ اس كٹ نے ويڈيو گرافى ميں ميرے ليے امكانات كى ايک نئى دنيا كھول دى اور دستاويزى فلم سازى ميں اپنا كيريئر بنانے ميں ميرى دلچسپى كو جنم ديا۔ مزيد برآں، فيلو شپ پروگرام نے مجھے دنياى صحافت كے چند بہترين صحافيوں كے ساتھ بات چيت كرنے كے مواقع فراہم كيے، جس سے ميرى مہارتوں اور علم ميں مزيد اضافہ ہوا۔

پراجيكت كے اثرات ميڈيا ہاؤسز كے بدلتے ہوئے رويوں ميں بهى نمايان ہيں۔ ميڈيا ہاؤسز اب خواتين صحافيوں كو اپنے دفاتر ميں قبول كرنے اور خوش آمديد كہنے كے ليے تيار نظر آتے ہيں۔ پراجيكت كى سرگرميوں اور مختلف ميڈيا ہاؤسز كے ساتھ بات چيت كے دوران لاريب اور ديگر دو ساتھی خواتين نے ايک ايسے ميڈيا ہاؤس كے پشاور آفس ميں ملازمت حاصل كى جہاں پہلے خواتين صحافيوں كو كبھى ملازمت نہيں دى گئى تھی۔

اگلے پانچ سالوں ميں، لاريب خود كو ميڈيا ميں صنفي شموليت، پسماندہ گروہوں كے حقوق كا تحفظ، اور موسمياتى تبديلى پر رپورٹنگ كرنے والے ايک ممتاز وكييل كے طور پر ديکھتى ہيں۔ ان كا مقصد اپنى رپورٹنگ اور ويڈيو گرافى كے ذريعے بيدارى پيدا كرنا ہے۔ لاريب كا سفر پراجيكت كے ان مقاصد سے مطابقت ركھتا ہے جس كے تحت لوكل ميڈيا خواتين صحافيوں كو كام كرنے كے ليے سہولتياں فراہم كرے گا اور يہ کہ خواتين صحافى كام كى جگہوں پر خود كو زيادہ پر اعتماد اور محفوظ محسوس كريں گى۔



ماہ نور ان کہی کہانیوں کے ذریعے وزیرستان میں آزادی صحافت کیلئے کوشاں ہے۔

سب سے اہم ہنرجو میں نے اس ٹریننگ سے سیکھا وہ کیمرا کا درست استعمال ہے۔ اس ہنر نے مجھے ایک مکمل صحافی بنا دیا ہے جو کہ انٹرویو لے سکتی ہے۔ کہانیاں رپورٹ کر سکتی ہے اور کیمرا استعمال کر سکتی ہے۔

— مانور ملک، جنوبی وزیرستان —

ماہ نور جنوبی وزیرستان سے تعلق رکھنے والی ایک پُر عزم صحافی ہیں۔ انہوں نے پراجیکٹ "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپینڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت ٹریننگ پروگرام میں شرکت کر کے اپنے کیریئر میں تبدیلی کے ایک سفر کا آغاز کیا ہے۔ انکی کہانی باصلاحیت صحافیوں کی استعدادکاری اور انہیں معاشرے میں مثبت تبدیلی کیلئے با اختیار بنانے میں پراجیکٹ کی کامیابی کا ثبوت ہے۔

ماہ نور کا صحافتی کیریئر اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے ایک مقامی یونیورسٹی سے ماس کمیونیکیشن میں ڈگری حاصل کی۔ تاہم یہ پراجیکٹ کے تحت منعقد ہونے والے ٹریننگ پروگرام میں انکی شرکت تھی جس نے حقیقی معنوں میں انہیں پُر جوش اور ہنر مند صحافی کے طور پر ڈھالا۔ ورکشاپ ٹرینر کی تعریف انہوں نے الفاظ میں کی "ہمارے ٹرینر بہت قابل تھے اور انکا علم اپ ڈیٹ تھا۔ ہم "سرچ فار کامن گراؤنڈ کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں اتنے قابل لوگوں کے ساتھ ملنے اور تبادلہ خیالات کا موقع دیا۔"



ماہ نور نے اعتراف کیا کہ ٹریننگ سے پہلے وہ اور اسکے ساتھی، صحافت میں اخلاقیات اور معیارات کی پاسداری سے محروم تھے اور انکا جھکاؤ زر دصحافت کی طرف تھا۔ تاہم تربیتی پروگرام نے صحافت کے بارے میں ان کے نقطہ نظر میں انقلاب برپا کر دیا۔ "اس ٹریننگ نے صحافت کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر بدل دیا۔ میں اور میرے بہت سے ساتھی اس تربیت سے بدلے ہوئے صحافی بن کر ابھرے۔" ماہ نور کی آواز میں جوش تھا۔ ماہ نور نے کہانی کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے متوازن رپورٹنگ کا فن سیکھا۔ وہ بولیں "اب ہم متوازن کہانی پیش کرتے ہیں"

تربیتی پروگرام نے ماہ نور کی مشاہدے کی صلاحیتوں کو بھی جلا بخشی۔ اس صلاحیت نے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ ان کہانیوں سے بھی تلاش کر لیں جو کہ عموماً نظر انداز کر دی جاتیں ہیں۔ "میں نے چیزوں کو قریب سے اور گہری نظر سے دیکھنا سیکھا۔ کہانیاں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمیں صرف کہانی کو چننے کا شوق ہونا چاہیے۔ اس ٹریننگ نے ہمارے اسی شوق میں اضافہ کیا۔" اس نئی مہارت کے ساتھ ماہ نور نے کچھ زبردست کہانیوں پر کام کیا جن میں ایک ان خواتین کی جدوجہد پر روشنی ڈالتی ہے۔ جو بارودی سرنگوں میں دھماکوں کی وجہ سے اپنے شوہروں کو کھو چکی ہیں اور بیوہ ہونے کی وجہ سے انہیں معاشرے میں بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔

ماہ نور جیسی خواتین صحافیوں کو وزیرستان میں کام کرتے ہوئے بہت سی ثقافتی رکاوٹوں اور اعتراضات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے ماہ نور نے اپنی کہانی پر کام جاری رکھا۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں پردہ پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے ماہ نور کو تصویریں لینے اور ویڈیو بنانے کے دوران خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے ان مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تاہم اپنے طریقہ کار میں تبدیلی لاتے ہوئے اپنی ویڈیو کہانی کو تحریری کہانی سے بدل دیا۔ اسی طرح علاقے کے معززین کے اعتراض کی وجہ سے انہیں بم دھماکے میں بلاک ہونے والے افراد اور ان کے لواحقین پر ایک ویڈیو سٹوری میں اپنی آواز بٹانا پڑی۔ تاہم وہ بے خوف رہی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ان کی کہانی پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچے۔

جنوبی وزیرستان میں ایک خاتون صحافی کو طور پر کام کرتے ہوئے ماہ نور کو اکثر اوقات خاصی مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ "اگرچہ خواتین تعلیمی میدان میں مردوں سے بہت آگے ہیں لیکن عملی صحافت میں انہیں صحت اور تعلیم جیسے 'آسان شعبوں' تک محدود رکھا جاتا ہے اور سیاست اور امن جیسے 'مشکل شعبوں' میں انہیں رکاوٹوں کا سامنا ہے۔" ماہ نور اس خود ساختہ صحافتی اصولوں میں تبدیلی کی علمبردار ہے اور خواتین صحافیوں کو متنوع موضوعات پر رپورٹنگ کے مواقع فراہم کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

تربیتی پروگرام نے ماہ نور کو جن مہارتوں سے بھی لیس کیا ان میں ایک سمارٹ کیمرہ ورک بھی شامل ہے۔ ان کے بقول "سب سے اہم ہنر جو میں نے اس ٹریننگ سے سیکھا وہ کیمرہ کا درست استعمال ہے۔ اس ہنر نے مجھے ایک مکمل صحافی بنا دیا ہے جو کہ انٹرویو لے سکتی ہے۔ کہانیاں رپورٹ کر سکتی ہے اور کیمرہ استعمال کر سکتی ہے۔" مزید برآں انہوں نے حساس علاقوں میں حفاظتی اقدامات کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل کیں جو کہ رپورٹنگ کے دوران انکی سلامتی کو یقینی بنائیں گی۔

ماہ نور نے جنوبی وزیرستان جیسے کم ترقی یافتہ علاقے میں صحافیوں پر مزید وسائل صرف کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں کی مدد اور استعدادکاری کے بغیر ان کی کہانیوں کو قومی میڈیا میں کوریج نہیں مل سکتی۔ اگر ہم مقامی صحافیوں کی صلاحیت بڑھا کر انہیں بالاختیار بنائیں تو وہ یقیناً اپنے معاشرے کے پسماندہ طبقوں کی آواز بن سکتے ہیں اور ان کی مشکلات کو ارباب اختیار تک پہنچا سکتے ہیں۔

ماہ نور کی کہانی آزاد صحافت کی حوصلہ افزائی اور مثبت تبدیلی پیدا کرنے کیلئے صحافیوں کو با اختیار بنانے کے پراجیکٹ کے مقصد سے ہم آہنگ ہے۔ اپنے ارادے، سچائی کے جذبے اور ان کہی کہانیوں کو رپورٹ کرنے کے عزم کے ساتھ ماہ نور رکاوٹوں کو عبور کر رہی ہے۔ خواتین صحافیوں کو برابر کے مواقع دینے کیلئے اسکی جدوجہد اور غیر جانبدار صحافت کو فروغ دینے کی اس کی لگن نے ایک ایسے راستے کی نشاندہی کر دی ہے جو ساتھی صحافیوں کو بھی آگے بڑھنے کا حوصلہ دے گی اور ایک باخبر اور مساوی معاشرے کی قیام میں معاون ثابت ہوگی۔



منظور احمد پاکستان میں میڈیا کی اگلی نسل کو اپنی ٹریننگ اور صحافت کے ذریعے متاثر کر رہے ہیں

ٹریننگ سے قبل میں حقائق کی تصدیق کے لئے زیادہ زحمت گوارا نہیں کرنا تھا اور خبروں کو انکے ظاہری حثیت (فیس ویلیو) کے مطابق اہمیت دیتا تھا۔ لیکن اب میں حقائق کی سخت جانچ اور تحقیق کی اہمیت کو سمجھتا ہوں اور اپنی رپورٹ کردہ خبروں کی درستگی کو یقینی بناتا ہوں۔

— منظور احمد، کوئٹہ —

ایک صحافی کی حیثیت سے منظور کو اپنی ذمہ داری کا گہرا احساس ہے۔ ان کے بقول بطور صحافی یہ ضروری ہے کہ کسی بھی خبر پر یقین کرنے سے پہلے اس کے بارے میں سوال کیا جائے اور مکمل تحقیقی عمل سے گزرا جائے۔ منظور ایک تجربہ کار صحافی اور کوئٹہ پریس کلب کے معزز رکن ہیں۔ انہیں پریس کلب نے "انسپائرنگ نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" پراجیکٹ کیلئے بطور ماسٹر ٹرینر نامزد کیا تھا۔ انہوں نے ماسٹر ٹرینر کے طور پر تربیت حاصل کی اور پھر جب بلوچستان کے صحافیوں کیلئے کوئٹہ میں ٹریننگ پروگرام منعقد کیا گیا تو انہوں نے بطور ٹرینر اپنی خدمات سرانجام دیں۔ تاہم منظور کو اس بات کا بہت کم احساس تھا کہ اس ٹریننگ سے نہ صرف ان لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جنہیں انہوں نے تربیت دی بلکہ صحافت کے حوالے سے ان کے اپنے نقطہ نظر میں بھی بہت بدلاؤ آجائے گا۔ اس پروگرام نے انہیں نئی تکنیک اور مہارتوں سے آراستہ کیا جو انہوں نے اس سے پہلے نظر انداز کی ہوئی تھیں۔



اپنی تربیت کے دوران منظور نے صحافت میں خبر کی صحت پر شک کرنے اور حقائق کی مکمل جانچ پڑتال کی اہمیت کو سیکھا۔ انہوں نے سیکھا کہ صحافیوں کو ان معلومات پر سوال اٹھانا چاہئے جس سے خبر کی تلاش کے دوران ان کا واسطہ پڑتا ہے اور کسی بھی بات پر اس وقت تک یقین نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ اسکی ہر پہلو سے تصدیق نہ ہو جائے۔ اس سے انہیں صحافت کے گرے شعبوں کو بہتر سمجھنے میں مدد ملی۔ "ٹریننگ سے قبل میں حقائق کی تصدیق کے لئے زیادہ زحمت گوارا نہیں کرنا تھا اور خبروں کو انکے ظاہری حثیت (فیس ویلیو) کے مطابق اہمیت دیتا تھا۔ لیکن اب میں حقائق کی سخت جانچ اور تحقیق کی اہمیت کو سمجھتا ہوں اور اپنی رپورٹ کردہ خبروں کی درستگی کو یقینی بناتا ہوں۔"

ایک اور اہم سبق جو منظور نے ٹریننگ کے دوران سیکھا وہ ان افراد اور خصوصاً خواتین کی رضامندی کی اہمیت ہے جن کے متعلق خبر پیش کی جا رہی ہے۔ وہ اب کسی بھی خبر کو شائع کرنے سے پہلے خبر کے متعلقین کی رضا مندی حاصل کرتے ہیں تا کہ جن لوگوں کے بارے میں خبر پیش کی جا رہی ہے وہ اس سے منفی طور پر متاثر نہ ہوں۔ ان میں انکی سلامتی کو یقینی بنانا، انکی خواہشات کا احترام کرنا اور مواد کے تخلیق کاروں کو مناسب کریڈٹ دینا شامل ہے۔

صحافت برائے امن کے تصور نے بھی منظور پر گہرا اثر مرتب کیا۔ انہوں نے امن اور مفاہمت کے فروغ کیلئے صحافت کے کردار کو سچھا۔ مخالف دھڑوں کو قریب لانے اور تنازعات کو بڑھنے سے روکنے کیلئے موثر حکمت عملی سیکھی۔ انہوں نے ایک جذبے کے تحت اپنا علم زیر تربیت صحافیوں کو منتقل کیا جن کی وہ رہنمائی کر رہے تھے۔ اس ٹریننگ کے نتیجے میں صحافیوں کی ایک نئی نسل تیار ہو رہی ہے جو پُر امن بیانیہ کو فروغ دینے کیلئے پُر عزم ہے۔ "صحافت برائے امن میں ایک بالکل نیا منظر نامہ میرے سامنے ہے۔ صحافت فقط تنازعات کو رپورٹ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد امن اور مفاہمت کیلئے فعال طور پر کام کرنا ہے۔ حریف دھڑوں کو ایک ساتھ بٹھانے، بڑھتے ہوئے واقعات کو روکنے اور دیرپا امن کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی اہمیت نے صحافت کے بارے میں میرے تصورات کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میں نے نہ صرف خود سیکھا بلکہ یہ علم ان زیر تربیت صحافیوں کو بھی دیا جو فیلوشپ پروگرام میں میرے ساتھ کام کر رہے تھے۔"

ڈیجٹل میڈیا کے میدان میں منظور نے سامعین کو متوجہ کرنے کے لئے مختصر لیکن معلوماتی مواد فراہم کرنے کے بارے میں اہم تکنیک سیکھی۔ اس تربیتی پروگرام نے انکی ویڈیو کے ذریعے حقائق پیش کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا۔ انہوں نے سیلاب کے بعد بلوچستان کے لوگوں کو درپیش مسائل اور سردیوں کے موسم میں ان کی بے بسی اور کسمپرسی کو ویڈیو کے ذریعے دکھایا۔ تربیتی پروگرام نے صنفی مسائل کے بارے میں منظور کے علم و فہم میں بھی اضافہ کیا جس کے باعث انہوں نے اپنی رپورٹنگ میں خواتین کے نقطہ نظر کو پیش کرنا شروع کیا۔ مثلاً بلوچستان میں بڑھتی ہوئے مہنگائی پر اپنی کہانی میں ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی جس نے عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس تربیتی پروگرام نے منظور کو بین الاقوامی سطح کے حفاظتی معیارات اور تنازعات والے علاقوں میں رپورٹنگ کیلئے حفاظتی پروٹوکول کی جامع سمجھ عطا کی۔ اب وہ اپنی اور اپنی خبر کے ذرائع کی سلامتی کو یقینی بناتے ہیں۔ اس نئے علم اور طریقہ کار نے انہیں تنازعات والے علاقے میں زیادہ بہتر اور محفوظ رپورٹنگ کرنے کے قابل بنایا جو کہ اس سے قبل ان کے معمولات کا حصہ نہیں تھے۔

اپنی بہتر مہارت، علم اور ذمہ دارانہ صحافت کے ساتھ منظور صحافت کی راہ پر گامزن ہیں۔ انکا سفر اس پراجیکٹ کے بنیادی مقصد سے ہم آہنگ ہے۔ جس کا تحت بلوچستان کے نوجوان صحافیوں کو تنازعات کے حوالے سے حساس موضوعات پر رپورٹنگ کرنے کے قابل بنانا ہے۔ انکی ذمہ دارانہ صحافت پراجیکٹ کی اس کامیابی کو ظاہر کرتی ہے کہ صحافیوں کی ایک نئی نسل کو تیار کیا جائے جو خطے میں امن، افہام و تفہیم اور غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کیلئے پُر عزم ہوں۔



محراب: لنڈی کوتل میں آزاد اور صنفی طور پر متوازن صحافت کا خواب دیکھنے والا نوجوان صحافی

صحافت صرف سنسنی خیزی یا ایک طرفہ بیانیہ پیش کرنے کا نام نہیں ہے۔ یہ سچائی کو منصفانہ اور غیر جانبدار طریقے سے بیان کرنے کا نام ہے۔ چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔

— محراب آفریدی، لنڈی کوتل —

محراب ایک پُرجوش نوجوان ہے جسے صحافت سے عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ اپنے اسی عشق کی خاطر اُس نے اپنی بین الاقوامی تعلقات کی تعلیم کو ادھورہ چھوڑ کر صحافت میں ڈگری لینے کا فیصلہ کیا۔ اسکا تعلق خیبر پختونخواہ کے علاقے لنڈی کوتل سے ہے جو کہ امن و امان کے حوالے سے ایک حساس علاقہ ہے۔

محراب کو معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے صحافت کی طاقت کا ادراک ہے۔ جب اسے "انسپائرنگ نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت ٹریننگ پروگرام کیلئے منتخب کیا گیا تو اسے یہ احساس تھا کہ یہ ٹریننگ صحافت کے ذریعے مثبت تبدیلی لانے کے اس دیرینہ خواب کو پورا کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔



محراب لنڈی کوتل پریس کلب کا صدر ہے پراجیکٹ کے تحت ٹریننگ کے دوران ہی اس نے اپنے پریس کلب کیلئے ایک مضبوط آئین کے مسودے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اپنے ٹرینر اور صحافی ساتھیوں کی مدد سے محراب نے اپنے پریس کلب کیلئے نہایت باریک بینی سے آئین تیار کیا اور اسے نافذ کیا۔ محراب نے بتایا کہ " آئین کسی بھی پریس کلب کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے پریس کلب کا آئین صحافیوں میں اخلاقی اقدار کو فروغ دیتا ہے اور ان کے احتساب کو یقینی بناتا ہے۔

کئی برسوں تک حساس علاقوں میں کام کرنے کے بعد محراب کو یہ بھی احساس تھا کہ ان کے پاس اپنے کام کی پیچیدگیوں سے نمٹنے کیلئے ضروری مہارت اور علم کی کمی ہے۔ اس ٹریننگ پروگرام نے اسے ایسی بہت سی ضروری مہارتوں سے لیس کیا۔ انہوں نے رپورٹنگ کے دوران حفاظتی تدابیر کو اپنا کر اپنی سلامتی کو یقینی بنانا سیکھا۔ محراب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ "ہر صحافی کیلئے اور خاص طور پر حساس علاقوں میں کام کرنے والے صحافیوں کیلئے سلامتی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ ٹریننگ کی بدولت اب میں رپورٹنگ کے دوران خطرات کو کم کرنے اور اپنی حفاظت کا خیال رکھنے کے قابل ہو گیا ہوں۔

ٹریننگ پروگرام میں شمولیت سے پہلے اپنی رپورٹنگ کے طریقہ کار پر بات کرتے ہوئے محراب نے اعتراف کیا کہ انکی کہانیوں میں توازن کی کمی تھی۔ ٹریننگ پروگرام نے ان میں متوازن رپورٹنگ کی اہمیت اور متنوع نقطہ نظر کو شامل کرنے کی اہلیت پیدا کی۔ محراب کے مطابق "صحافت صرف سنسنی خیزی یا یک طرفہ بیانیہ پیش کرنے کا نام نہیں ہے۔ یہ سچائی کو منصفانہ اور غیر جانبدار طریقے سے بیان کرنے کا نام ہے۔ چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔" انہوں نے حال ہی میں پاک افغان سرحد پر ہونے والے واقع کی ذمہ داری کے ساتھ رپورٹنگ کی اور صورتحال کو پُرسکون کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

ڈیجیٹل جنرلزم کی ٹریننگ محراب کیلئے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ تربیتی پروگرام کے دوران محراب نے ویڈیو گرافی، ویڈیو ایڈیٹنگ اور آن لائن سٹوری بیان کرنے کی مہارت حاصل کی۔ ٹریننگ کے بعد ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے محراب نے اپنی کمیونٹی کے اہم مسائل، جیسا کہ پانی کی کمی کو اجاگر کیا۔

ٹریننگ کے دوران ایکسپوزر وزٹ محراب کے تربیتی سفر کا ایک اہم حصہ تھا۔ ان دوروں نے اسے نیٹ ورکنگ کے مواقع فراہم کئے۔ ایسے ہی ایک دورے کے دوران محراب کو لنڈی کوتل میں پاکستان ٹیلی ویژن کے نمائندے کی پیشکش کی گئی جو کہ اس نے بخوشی قبول کر لی۔ ان دوروں کے دوران براہ راست پروگرام نشر کرنے اور جدید اسٹوڈیو سیٹ اپ کا مشاہدہ کرنے سے محراب کے خیالات میں وسعت پیدا ہوئی۔ پیمرا کے دورے کے دوران محراب کو صحافت کے شعبہ میں انتظامی معاملات سے جڑے افراد کے ساتھ تبادلہ خیال کا موقع ملا جس سے میڈیا کے قوانین اور ضوابط کی وضاحت ہوئی۔

محراب صحافت میں صنفی شمولیت کے پُر زور حامی ہیں۔ انہیں یہ احساس ہے کہ لنڈی کوتل جیسے روایتی علاقے میں پریس کلب کو خواتین صحافیوں کیلئے پُرکشش اور اسکی رکنیت آسان بنانا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے آئین میں ترمیم کی تجویز پیش کی جس کے مطابق خواتین صحافیوں کو براہ راست پریس کلب کی ممبر شپ دے دی جائے گی اور ان سے کسی تجربہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ محراب نے زور دیکر کہا "خواتین صحافی اپنے ساتھ ایک منفرد نقطہ نظر اور بصیرت لاتی ہیں۔ ہمیں اپنے پریس کلب میں ایسا ماحول بنانا ضروری ہے جو کہ انکی شرکت کی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں باختیار بنائے۔" فی الحال پریس کلب میں کوئی خاتون ممبر نہیں ہے، لیکن محراب اور اسکے ساتھی توقع رکھتے ہیں کہ اگلے چند ہفتوں میں دو سے چار خواتین پریس کلب کی ممبر بنیں گی۔



جب ہم یہ سٹوری لکھ رہے تھے تو خبر آئی کہ پہلی خاتون صحافی نے لنڈی کوتل پریس کلب کی رکنیت حاصل کر لی ہے۔

اگلے پانچ برسوں میں محراب کا ہدف مقامی صحافیوں کو استعداد کاری اور رہنمائی کے ذریعے اس قابل بنانا ہے کہ وہ غیر جانبدارانہ رہتے ہوئے حساس موضوعات پر رپورٹنگ کر سکیں۔ مزید برآں اسکے مقاصد میں ماحولیاتی مسائل کے بارے میں بیداری کرنا اور میڈیا کے ذریعے پائیدار مستقبل کیلئے ترغیب دینا بھی شامل ہے۔

سیما وزیر: مردانہ برتری والے معاشرے میں میدان صحافت میں اپنا نام پیدا کر رہی ہیں

یو نیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سے میں عملی صلاحیتوں کی کمی محسوس کر رہی تھی اور میری خواہش تھی کہ جو علم میں نے یونیورسٹی میں سیکھا اسے عملی طور پر بروئے کار لانا بھی سیکھوں۔ اس ٹریننگ میں حاصل کردہ عملی تجربے نے میرے لئے ایک بھرپور کیریئر کی راہ ہموار کی ہے۔

— سیما وزیر، جنوبی وزیرستان —

سیما وزیر ایک خاتون صحافی ہیں۔ انہوں نے مروجہ سماجی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈیرہ اسماعیل خان اور جنوبی وزیرستان کے مشکل علاقوں میں صحافی بننے کا اپنا خواب پورا کیا۔ صحافت کے اس سفر انہیں بہت سی ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا جو کہ کسی بھی روایتی معاشرے میں روایات توڑنے والی خاتون صحافی کو پیش آسکتی ہیں۔



ایک اردو اخبار کیلئے فری لانس کام کرتے ہوئے سیما بے خوفی کے ساتھ جنوبی وزیرستان کے علاقے وانا میں سیاست اور امن و امان سے متعلق خبروں کی رپورٹنگ کرتی ہیں۔ بطور صحافی انہیں صحافت میں عملی مہارتوں کے حصول کی ضرورت کا مکمل ادراک ہے۔ اپنی اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن اینڈ اینڈیپیٹنٹ میڈیا ان پاکستان" پراجیکٹ کے تحت دس روزہ تربیتی روکشاپ میں داخلہ لیا۔ وہ اس روکشاپ کو اپنے صحافتی سفر میں سنگ میل خیال کرتی ہیں۔ اپنے اس تجربے کو سیما ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں، "یو نیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد سے میں عملی صلاحیتوں کی کمی محسوس کر رہی تھی اور میری خواہش تھی کہ جو علم میں نے یونیورسٹی میں سیکھا اسے عملی طور پر بروئے کار لانا بھی سیکھوں۔ اس ٹریننگ میں حاصل کردہ عملی تجربے نے میرے لئے ایک بھرپور کیریئر کی راہ ہموار کی ہے۔"

ٹریننگ پروگرام کے عملی پہلو نے سیما کو فوٹو گرافی کی جدید تکنیکوں کو دریافت کرنے اور اپنی ویڈیو گرافی کی مہارت کو بہتر بنانے میں مدد دی۔ مختلف سائٹس، زاویوں اور کمپوزیشن کی پیچیدگیوں کو سیکھنے سے ان کی ویڈیو گرافی کی مہارت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس انمول تجربے کے لیے میں سرچ فار کامن گراؤنڈ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو کہ ماس کمیونیکیشن کی میری ڈگری سے "غائب تھا۔"

اپنی یونیورسٹی کی تعلیم کو یاد کرتے ہوئے، سیما نے کتابی پڑھائی کی محدود افادیت کو تسلیم کیا۔ تاہم، تربیتی پروگرام نے انہیں پانچ ماڈیولز کے ذریعے صحافت کے بارے میں ایک جامع سمجھ بوجھ فراہم کی۔ انہوں نے خاص طور پر "صنف اور صحافت" کے ماڈیول کا ذکر کیا جس نے ان کی رپورٹنگ کی مہارت کو بڑھایا اور ان کے کام میں صنفی نقطہ نظر کو شامل کیا۔ سیما کا مقصد اس علم کو وانا میں خواتین اور ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کی وکالت کے لیے استعمال کرنا ہے، اور ویڈیو گرافی کی طاقت کے ذریعے ان کی آواز کو بڑھانا ہے۔

ٹریننگ کے دوران سیما نے سیکھا کہ کس طرح ایک حساس ماحول میں کام کرتے ہوئے غلط اور غیر تصدیق شدہ معلومات کو پہچانا جاتا ہے۔ "ہمارے ہاں بغیر تصدیق کے معلومات کو ایک دوسرے کو بھیجنا ایک عام رواج تھا، جس سے غیر تصدیق شدہ رپورٹنگ کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا۔" تاہم، تربیت کے بعد، سیما نے اخلاقی صحافت کو یقینی بنانے کے لیے معلومات کو اپنی رپورٹنگ میں شامل کرنے سے پہلے ان کی تصدیق کرنے کا عہد کیا ہے۔

ٹریننگ ورکشاپ کے بعد فیلوشپ پروگرام نے سیما کو دوران رپورٹنگ اپنی جھجک پر قابو پانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک مردانہ معاشرے میں، انہیں عوامی مقامات پر انٹرویو لینے یا رپورٹنگ کرتے وقت چینجز کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ تاہم، اپنے ٹرینر کی حوصلہ افزائی کے ساتھ انہوں نے آہستہ آہستہ اپنی اس کمی پر قابو پایا۔ ٹریننگ پروگرام نے اس کو بااعتماد بنایا کہ اس وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکے اور ان کی آواز کو سنا جائے۔

اپنی یونیورسٹی میں ماس کمیونیکیشن سلیبس میں بہتری کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے، سیما نے عملی ماڈیولز کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور تھیوری کے ساتھ فیلڈ میں عملی تجربے پر زور دیا۔ "سلیبس میں صحافت کی تاریخ پر ضرورت سے زائد وقت صرف کرنے کی بجائے فیلڈ ورک میں مشغول ہونے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے۔" سیما کا ماننا ہے کہ عملی مہارتوں کو صحافتی نصاب میں شامل کرنے سے صحافیوں کو تیزی سے بدلتے ہوئے منظر نامے میں آگے بڑھنے کے لئے ضروری آلات میسر آئیں گے۔

سیما وزیر کی کہانی تربیت کے ذریعے تبدیلی کے حصول پر گواہ ہے۔ سماجی روایات کا مقابلہ کرتے ہوئے اور تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں رپورٹنگ کے چینل جو کو قبول کرتے ہوئے، سیما صحافت میں خواتین کو باختیار بنانے کی علامت بن کر ابھری ہیں۔ پسماندہ طبقات کی آواز کو پالیسی سازوں تک پہنچانے کا سیما کا غیر متزلزل عزم اور اپنی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ان کی لگن نئے صحافیوں کے لیے ایک تحریک کا کام کرتی ہے، جس سے ان کی کمیونٹی میں میڈیا کے جامع، متنوع اور ترقی پسند منظر نامے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

سیما وزیر کی کہانی میڈیا میں خواتین کو باختیار بنانے اور تنازعات والے علاقوں میں حساس صحافت کو فروغ دینے کے پراجیکٹ کے مقاصد سے بالکل ہم آہنگ ہے۔ ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا کرنے اور مردانہ اکثریت والے معاشرے میں کام کرنے کے باوجود، صحافی کے طور پر بہترین کارکردگی دکھانے کے لیے سیما کا عزم پراجیکٹ کے ذریعے ہونے والے مثبت اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔



صحافت کے ذریعے کمزور آوازوں کو توانا کرنے کا شاہ فیصل کا عزم

اس تربیتی پروگرام کا بہترین پہلو یہ تھا کہ ٹریننگ کے بعد بھی فیلو شپ پروگرام کے دوران ٹرینر کی طرف سے رہنمائی حاصل رہی اور انہی کی سرپرستی میں ہم نے فیلو شپ پروگرام مکمل کیا۔ اس فیلو شپ پروگرام کے ذریعے ہم نے دوران تربیت سیکھی گئی مہارتوں کو عملی صحافت میں استعمال کیا جس سے ہمارے علم اور سمجھ بوجھ میں مزید اضافہ ہوا۔

— شاہ فیصل، کوئٹہ —

شاہ فیصل بلوچستان کے ایک ہونہار صحافی ہیں۔ انہوں نے اپنی معذوری کو اپنی صحافت کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے بلوچستان یونیورسٹی سے پچھلے سال ماس کمیونیکیشن میں اپنی تعلیم مکمل کی۔ وہ گزشتہ ایک سال سے وائس آف امریکہ اور ایشیا ٹوڈے جیسے اداروں کے ساتھ فری لانس کام کر رہے ہیں۔ شاہ فیصل کے لئے یہ صحافی سفر کا آغاز ہے اور صحافتی میدان میں ابھی وہ اپنا مقام بنانے کیلئے کوشاں ہیں۔ اسی اثنا میں "انسپائرنگ نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے تحت ٹریننگ پروگرام ان کیلئے ترقی کا ایک زینہ ثابت ہوا۔



ان کی یونیورسٹی کی تعلیم کے برعکس جہاں کہ زیادہ زور لیکچرز اور تھیوری پر دیا جاتا تھا۔ یہ ٹریننگ پروگرام عملی طریقہ کار اور معیاری ٹرینر کے انتخاب کے وجہ سے خاصا دلچسپ تھا۔ ٹریننگ کے دوران شاہ فیصل حقیقی صحافتی زندگی میں پیش آمدہ مسائل اور انکا حل ڈھونڈنے میں مصروف رہے۔ عصری صحافت کے انہی پہلوؤں پر غور و فکر نے انہیں فیلڈ میں مختلف مسائل سے نمٹنے کے قابل بنایا۔ "اس تربیتی پروگرام کا بہترین پہلو یہ تھا کہ ٹریننگ کے بعد بھی فیلو شپ پروگرام کے دوران ٹرینر کی طرف سے رہنمائی حاصل رہی اور انہی کی سرپرستی میں ہم نے فیلو شپ پروگرام مکمل کیا۔ اس فیلو شپ پروگرام کے ذریعے ہم نے دوران تربیت سیکھی گئی مہارتوں کو عملی صحافت میں استعمال کیا جس سے ہمارے علم اور سمجھ بوجھ میں مزید اضافہ ہوا۔

تربیتی پروگرام میں شامل پانچ میں سے دو ماڈیولز نے شاہ فیصل کی مستقبل کی صحافتی ترجیحات پر گہرا اثر ڈالا۔ "صنف اور صحافت" کے ماڈیول نے صنفی تصورات اور خیروں میں صنفی نقطہ نظر کو شامل کرنے کی اہمیت کے بارے میں ان کے خیالات کو وسیع کیا۔ اس نئی مہارت کے حصول کے بعد شاہ فیصل نے مبارکہ کی کہانی پر کام کیا جو کہ ایک المناک حادثے کی وجہ سے معذور ہو گئی تھیں۔ اپنی سینما ٹوگرافی کے ذریعے شاہ فیصل نے مبارکہ کی جدوجہد اور بلوچستان میں ٹریفک حادثات کے اہم مسئلے پر روشنی ڈالی جس سے سالانہ شرح اموات دہشت گردی کی وجہ سے اموات کی شرح سے بھی زیادہ ہے۔ مزید برآں انہوں نے ضلع پشین میں خواتین کی شرح خواندگی میں تشویشناک کمی کا ذکر کرتے ہوئے تعلیمی اصلاحات کی فوری ضرورت پر زور دیا۔

آج کے صحافتی منظر نامے میں ڈیجیٹل میڈیا میں مہارت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے شاہ فیصل نے ڈیجیٹل تکنیک کے ماڈیول میں خصوصی دلچسپی لی۔ ان کے خیال میں یہ ڈیجیٹل میڈیا کا دور ہے اور اس دور کے ساتھ چلنے کیلئے انہوں نے ڈیجیٹل ایڈیٹنگ اور دیگر ڈیجیٹل ٹولز میں مہارت حاصل کی۔ صحافت میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ملکر شاہ فیصل نے کیمرے کے پیچھے کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی کہانیوں کو مؤثر بنانے کیلئے نئی مہارتوں کا استعمال کیا۔ "معذوری کی وجہ سے مجھے کیمرہ اور بھاری سازوسامان سنبھالنے کیلئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا لیکن سرچ فار کامن گراؤنڈ کی طرف سے مہیا کردہ اسمارٹ صحافتی کٹ نے میرے مسائل حل کر دیئے ہیں۔ اس نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں بغیر کسی رکاوٹ کے فلم بندی کر سکوں۔"

ایک معذور شخص کے طور پر شاہ فیصل نے "صحافیوں کی حفاظت اور سلامتی" کے ماڈیول کو بھی خاص طور پر قابل قدر پایا۔ انہوں نے تنازعات سے متاثرہ حساس علاقوں میں رپورٹنگ کا طریقہ کار سیکھا۔ ایسے علاقوں میں اب وہ پورے اعتماد کے ساتھ رپورٹنگ کرتے ہیں۔ "اس ٹریننگ میں میں نے سیکھا کی کس طرح اپنی معذوری پر قابو پاتے ہوئے نہ صرف صحافت میں اپنا مقام بنانا ہے بلکہ مشکل حالات میں اپنی حفاظت کو بھی یقینی بنانا ہے۔"

شاہ فیصل ایک ایسے مستقبل کا تصور رکھتے ہیں جہاں وہ بطور صحافی معاشرے میں مثبت اثر ڈال سکیں۔ صنفی مساوات اور سماجی انصاف کے جذبے کے ساتھ انکا مقصد پسماندہ آوازوں کو سامنے لانا اور مثبت تبدیلی کی ترغیب دینا ہے۔ "میں مستقبل میں اپنے لیزا اور قلم کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے معذور افراد کو درپیش مسائل کو اجاگر کرنا چاہتا ہوں۔ میں انکی آواز کو ارباب اختیار تک پہنچاؤں گا۔ ان کے تجربات کو بیان کروں گا اور ان کے حقوق کی وکالت کروں گا۔ اس طرح میں ایک مثبت تبدیلی اور متنوع معاشرے کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھوں گا۔"

شاہ فیصل کی کہانی ان جیسے نوجوان صحافیوں کو با اختیار بنا کر آزاد اور حساس صحافت کے فروغ کی مثال ہے، جو کہ "انسپائرنگ دی نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔ شاہ فیصل کے اپنے الفاظ میں "اس تربیتی پروگرام نے صحافت کی عملی حقیقتوں پر میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ پراجیکٹ نے مجھے صنفی تناظر کے ساتھ رپورٹنگ کرنے کو قابل بنایا تاکہ میں معاشرے میں خواتین کو درپیش مسائل کو اجاگر کر سکوں۔ مجھے حساس علاقوں میں چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے ضروری مہارتوں سے لیس کیا اور ڈیجیٹل میڈیا کی تکنیکوں میں مہارت کے ذریعے مجھے صحافت میں مسابقتی برتری دی۔"



سدرہ: صحافت میں مقصدیت کا خواب دیکھنے والی نوجوان طالبہ

میں ان خوش قسمت طلباء میں سے ایک ہے جن کا اس تربیتی پروگرام کیلئے انتخاب کیا گیا۔ میں نے نہ صرف خود یہ علم حاصل کیا بلکہ اپنے ہم جماعتوں کو بھی اس فیض میں شامل کیا ہے جس سے تربیت کے اثرات کو میٹنگ ہال سے نکال کر یونیورسٹی تک پہنچانے میں مدد ملی ہے۔

— سدرہ حسن، پشاور —

سدرہ پشاور کی ایک مقامی یونیورسٹی میں میڈیا اسٹڈیز کی طالبہ ہے۔ سدرہ نے "انسپائرنگ نیکسٹ جنریشن آف انڈیپنڈنٹ میڈیا ان پاکستان" پراجیکٹ کے ذریعے اس سفر کا آغاز کیا ہے جس نے صحافت کی دنیا میں ترقی کی منازل طے کرنے کے لئے اسے ضروری آلات سے مزین کر دیا ہے۔ سدرہ ابتداً صحافت کو صرف رپورٹنگ اور ایڈیٹنگ تک ہی محدود سمجھتی تھی۔ تاہم ٹریننگ نے اس کے ذہنی افق کو وسعت دی اور انہیں صحافت میں موجود بہت سے دوسرے مواقع سے روشناس کرایا۔



پراجیکٹ کے تحت تربیتی پروگرام کے دوران تجربہ کار صحافیوں اور ٹرینرز سے تبادلہ خیال نے اُس کے علم میں وسعت پیدا کی اور صحافت کے بارے میں اُس کے نقطہ نظر کو ایک بالکل نئی شکل دی۔ تربیتی پروگرام میں سدرہ کے سیکھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کیلئے بہت کچھ تھا۔ تربیت کے دوران ڈیجیٹل میڈیا ماڈیول نے سدرہ کی توجہ دستاویزی فلم سازی اور ویڈیو گرافی کی طرف مرکوز کر دی جس سے تخلیقی اظہار کی نئی راہیں کھل گئیں۔ خیالات کو پیش کرنے اور انٹرویو لینے کے فن کو سیکھنے سے اسکی مہارتوں کو مزید تقویت ملی۔ اس سے تھیوری اور پریکٹیکل کے درمیان اس خلیج کو ختم کرنے میں بھی مدد ملی جس کی اسکی یونیورسٹی کی تعلیم میں کمی تھی۔ تربیتی پروگرام پر بات کرتے ہوئے سدرہ نے خاص طور پر صحافت میں صنف کی اہمیت کا ذکر کیا جسے اسکی تعلیمی نصاب میں مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

تربیتی پروگرام کے بعد سدرہ صحافتی میدان میں بنیادی تبدیلیاں لانے کیلئے پُر عزم ہے۔ وہ صنفی حساسیت کے موضوعات کو صحافت کے مرکزی دھارے میں لانے کی خواہ ہے اور خواتین کے جائیداد کے حقوق پر خاص توجہ دینا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایسی کہانیاں لکھنے کا ارادہ رکھتی ہے جو خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کیلئے باختیار بنائیں۔ مزید برآں صحافت میں مرد و خواتین صحافیوں کے درمیان اجرت کے وسیع تفاوت کو بے نقاب کرنے کیلئے اپنے مشن میں پُر عزم ہے۔ وہ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو بھی ان مقاصد کیلئے استعمال کرے گی۔

سدرہ صحافت کے شعبے میں ان دقیانوسی خیالات کو تنقید کا نشانہ بناتی ہے۔ جس کے تحت خواتین کو چند مخصوص دائرہ میں محدود کر دیا جاتا ہے، وہ خواتین صحافیوں کی صلاحیت کے بارے میں عمومی خیالات کو تبدیل کرنے کے خواہش مند ہے۔ وہ اعلیٰ عدالتوں، الیکشن اور سیاسی جلسوں جیسے نسبتاً مشکل صحافتی موضوعات پر مردوں کی اجارہ داری ختم کرنے کی آرزو مند ہے۔ اسکا مقصد خواتین کی ترقی پسند کے طور پر تصویر کشی کرنا ہے اور انہیں صحافت میں غیر روایتی شعبوں میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ابھارنا ہے۔ صنفی مساوات کو فروغ دینے اور خواتین کی آواز کو بلند کرنے کے سدرہ کا عزم ظاہر کرتا ہے کہ وہ صحافت کے میدان میں اپنی شناخت بنانے کیلئے تیار ہے۔

ٹریننگ کے فوائد پر بات کرتے ہوئے سدرہ کہتی ہے "میرا تعلق تنازعات کے باعث ایک حساس علاقے سے ہے۔ میں نے ٹریننگ کے دوران تنازعات کے حوالے سے حساس علاقے میں صحافت کی اہمیت کو سیکھا ہے۔ اب میں غیر جانبدار نہ رپورٹنگ کی طاقت اور اسکی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کی صلاحیت کو سمجھتی ہوں۔" تنازعات کے حوالے سے حساس علاقے میں صحافت کرتے ہوئے پسماندہ طبقات کو آواز دینا، انکی جدوجہد کو اجاگر کرنا اور فریقین کے درمیان مکالمے کو فروغ دینا اسکی صحافت کے اہم ہدف ہوں گے۔

سدرہ اپنی صحافت کو اثر انگیز اور نتیجہ خیز بنانے کیلئے پُر عزم ہے وہ یونیورسٹی میں چوتھے سیمیٹر کی طالبہ ہے۔ عملی صحافت میں داخل ہونے کیلئے اس کے پاس ابھی دو سال باقی ہیں لیکن وہ تصور کرتی ہے کہ ہر کہانی جو وہ سنائے گی، ہر دستاویزی فلم جو وہ تیار کرے گی اور ہر آواز جس کو وہ توانا کرے گی اسکا مقصد ایک متنوع، باخبر اور مساوی معاشرے میں اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔ اپنے پیشے کیلئے اسکی لگن اور سماجی عدل کیلئے اسکا جذبہ امید کی کرن ہے جو کہ دوسروں کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔

سدرہ کی کہانی مقامی یونیورسٹیوں میں تنازعات سے متعلق حساس صحافت کو نصاب میں شامل کرنے اور ان موضوعات پر رپورٹنگ کرنے کیلئے صحافیوں کی صلاحیت کو بڑھانے کے پراجیکٹ کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔ "میں ان خوش قسمت طلباء میں سے ایک ہے جن کا اس تربیتی پروگرام کیلئے انتخاب کیا گیا۔ میں نے نہ صرف خود یہ علم حاصل کیا بلکہ اپنے ہم جماعتوں کو بھی اس فیض میں شامل کیا ہے جس سے تربیت کے اثرات کو میٹنگ ہال سے نکال کر یونیورسٹی تک پہنچانے میں مدد ملی ہے۔" صنفی حساس رپورٹنگ کو فروغ دینے کیلئے اسکی لگن پراجیکٹ کے اس مقصد کی نمائندگی کرتی ہے جس کے تحت نوجوان صحافیوں کو حساس موضوعات پر صحافت کیلئے وسائل اور مہارت فراہم کی جائے گی۔ سدرہ کی کہانی پراجیکٹ کی اس کامیابی کا ثبوت ہے جس کے تحت صحافیوں کی ایک نئی نسل کی تربیت کی جائے جو اپنے کام کے ذریعے امن اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں پُر عزم ہوں۔



Our Mission

End violent conflict. It's our purpose — our call to action.

Instead of tearing down an existing world, we focus on constructing a new one. We do this through a type of peacebuilding called conflict transformation. Meaning: we look to change the everyday interactions between groups of people in conflict, so they can work together to build up their community, choosing joint problem-solving over violence.

Our mission is to transform the way the world deals with conflict, away from adversarial approaches, toward cooperative solutions.

Our Vision

Our ability to deal with conflict affects how we handle every issue humanity is facing. Whether global in nature, such as poverty, hunger or the environment, or closer to home, such as family or community relations, we face daily challenges to our abilities to deal with conflict constructively.

So, our vision is of a world where:

Differences stimulate social progress, rather than precipitate violence.

Respect for and cooperation with those we disagree with is considered the norm for individuals, communities, organizations, and nations.

What we Do

SEARCH FOR COMMON GROUND is the largest dedicated peacebuilding organization. Since 1982, we have worked to end violent conflict and to build healthy, safe, and just societies all over the world. Currently, we work in 31 countries across Africa, Asia, Europe, the Middle East, and North America.



**Search for
Common Ground**
Trust, Collaboration, Breakthroughs

Washington, DC Headquarters:
1730 Rhode Island Ave NW Suite 1101,
Washington, DC 20036, USA
+1 202 265 4300

Country Office, Pakistan:
16 - 1st Floor, Executive Complex,
G 8 - Markaz | Islamabad | Pakistan